جمعہ | 24-اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 236 | جمعہ 21 جمادی الثانی 1418ھ 24 اخاء 1376 ہش 24 اکتوبر 1997ء

ضروری اعلان

خدام و اطفال کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اکتالیسویں سالانہ اجتماع کے لئے 24 تا 26-اکتوبر کی تواریخ مقرر کی گئی تھیں۔ تاحال انتظامیہ کی طرف سے بسلسلہ اجازت کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اندریں حالات یہ اجتماع ملتوی کیا جاتا ہے۔

(معتمد مجلس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خداتعالیٰ نے (-) یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجود واحد رکھو' ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ (عبادت) میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو' اتحاد نہ ہو۔ تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو' تو فرشتہ کی تو منظور ہی ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

خدا کی راہ میں محبت کے جذبہ سے خرچ کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کریں محبت اور عشق کے جذبے سے خرچ کریں۔ اس کا ایک بہت بڑا فائدہ آپ کو یہ پہنچے گا کہ کبھی دل میں کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہو گا۔ کیونکہ جو عشق کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ قبولیت پر بہت ممنون ہوا کرتا ہے۔ وہ قبولیت پر احسان نہیں جتاتا بلکہ اس کی خدمت' اس کا تحفہ قبول ہو تو زیر احسان ہو کر اس در سے لوٹا کرتا ہے۔ پس خدا کے حضور جو محبت سے قربانیاں آپ پیش کریں گے ہمیشہ احسان کے جذبے سے لدے ہوئے اور دہرے ہوتے ہوئے واپس لوٹیں گے کہ اللہ کی شان اس نے ہماری حقیر قربانی کو قبول فرما لیا۔ اور اگر عشق کا جذبہ نہ ہوا تو بسا اوقات شیطان آپ کے دل میں رعونت پیدا کر دے گا۔ آپ کہیں گے ہم نے اتنی قربانیاں کیں' ہم نے فلاں وقت اتنے چندے دیئے آج جماعت ہم سے یہ سلوک کر رہی ہے' آج ہم نے کوئی نادانی کی تو ہمیں بھی سزا دی جاتی ہے حالانکہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے کیا کیا چندے دیئے تھے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں۔ یہ تکبر ہے جو کلیتہً ہر نیکی کو اس طرح چٹ کر جاتا ہے جیسے اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ نیکی کو تو چٹ کر جاتا ہے مگر اپنے گند پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور جتنی بیماریاں ہیں وہ ان کیڑوں کے پیچھے چھوڑے ہوئے گند کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں بیمار ہو گیا لیکن اس کو پتہ نہیں کہ دکھ ہے کس بات کا' کیڑوں کے داخل ہو کر اس کے خون کے ذروں کو کھانے کا دکھ نہیں ہوتا۔ اس وقت تو انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مجھ سے کیا ہو رہا ہے۔ جب وہ کیڑے اپنا گند جسم میں پھینکتے ہیں' جب وہ ٹوٹتے ہیں اور ان کے گندے ذرات بکھرتے ہیں تو اس غلاظت کا دکھ ہے جو انسان محسوس کرتا ہے بخار کی صورت میں یا اور جسمانی دردوں کی صورت میں تو حضرت بانی سلسلہ نے جو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ اگر تمہارے اندر محبت کے سوا کوئی اور کیڑا داخل ہو گیا اور ریاء کے ذریعے تم نے خرچ کرنا شروع کیا تو یہ ایسا بدبخت کیڑا ہے کہ تمہاری ہر نیکی کو چاٹ جائے گا کچھ بھی اس میں باقی نہیں رہنے دے گا۔ مگر میں نے اسی مضمون پر سوچا تو مجھے خیال آیا کہ ہاں ایک چیز وہاں باقی رہے گی ان کیڑوں کے ٹوٹے ہوئے بدن' ان کی گندگی' ان کا زہر جو سارے مالی وجود میں تعفن پیدا کرے گا اور بیمار مرتے ہوئے مریض پیچھے چھوڑ جائے گا۔

پس اپنی بقاء کی خاطر' اپنے ہر اس مفاد کی خاطر

باقی صفحہ 7 پر

کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو' متقی بنو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم احمد طارق صاحب ابن مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ نائب امیر ضلع ساہیوال کا نکاح مورخہ 17-اکتوبر 97ء بروز جمعہ عزیزہ عمارہ شاہد صاحبہ دختر مکرم شاہد محمود صاحب سینئر وائس پریذیڈنٹ حبیب بنک لمیٹڈ لاہور کے ساتھ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب امیر مقامی نے احمدیہ بیت الذکر ساہیوال میں پڑھا۔ عزیز مکرم احمد طارق صاحب محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مشنری انچارج مشرقی افریقہ۔ انگلستان اور امریکہ کے نواسے ہیں۔

مورخہ 19- اکتوبر 97ء برات لاہور روانہ ہوئی جہاز عزیزہ کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس مبارک تقریب کے موقعہ پر دعا محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے کرائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک محمد احمد صاحب ابن مکرم ملک صدیق احمد صاحب آف دیپالپور ضلع اوکاڑہ مورخہ 20- اکتوبر 97ء بروز پیر لاہور میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر 62 سال تھی۔ اگلے روز تدفین احمدیہ قبرستان ساہیوال میں ہوئی جنازہ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا۔ جس میں احباب جماعت اور دیگر معززین نے کثرت سے شمولیت کی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں ان کی شفاء کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالقدیر خان صاحب شاہدرہ لاہور (جو مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ ملتان کے والد ہیں) کے دل کا بائی پاس اپریشن انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کامیاب ہو گیا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب حلقہ سبزہ زار گذشتہ 6 ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پہلے کی نسبت طبیعت میں افاقہ ہے۔ تاحال کمزوری ہے۔ کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

24 اخاء 1376 ہش — 24 اکتوبر 1997ء

"ماریں کھاؤ اور خوش رہو"

یہ تو کہا جاتا ہے کہ نیک کام کر کے اس بات کی خواہش نہ کی جائے کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ لیکن تعریف نہ کرنے کے باوجود ایک بات تو ہو سکتی ہے کہ اس کی پذیرائی ہ جائے۔ لوگ نیک کام کرنے کے بعد یقیناً یہ چاہیں گے کہ دوسرے لوگ بھی ویسا ہی نیک کام کریں۔ یا کم از کم یہ کہ ان کو توفیق ملتی رہے کہ وہ نیک کام کرتے رہیں۔ انسان تو فطرتی طور پر یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کے اچھے کاموں کو اچھے کام سمجھا جائے۔ چاہے ان کے متعلق کچھ کہا جائے یا نہ کہا جائے کم از کم انہیں نیک کام تو سمجھا جائے۔ اسی سلسلے میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہونا بھی فطرتی امر ہے کہ لوگ ان کی تعریف کریں۔

جہاں تک تعریف کا تعلق ہے یہ تو بعض اوقات انسان برے کام بھی اس لئے کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ وہ اپنے برے کاموں کو زندگی کی ایک ضرورت سمجھ کر کرتا ہے اگرچہ ایسا سمجھنے میں وہ کتنا ہی غلط کیوں نہ ہو لیکن اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ اور پھر اچھے اور برے کام کی تمیز بھی تو ہر شخص کو نہیں ہوتی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک انسان اچھا کام کرے اور دوسرا اسی کام کو برا سمجھے۔ یا ایک آدمی برا کام کرے اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو اس کام کو اچھا سمجھیں۔ بہرحال یہ فطرتی جذبہ ہے کہ ہم اپنے کاموں کی پذیرائی چاہتے ہیں۔ ہم اول تو یہ چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم لوگ انہیں اچھا کہیں۔ اور اگر اس سے بھی آگے بڑھیں تو وہ کام لوگ خود بھی کرنے لگیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ یہ انسانی فطرت تو زمینی لوگوں کے لئے ہے یعنی جو لوگ زمین پر بستے ہیں ان سے یہ توقع کی جاتی ہے۔ لیکن آسمان پر بھی تو کچھ ہستیاں موجود ہیں وہ فرشتے ہیں۔ اور زمین سے آسمان کو بہتر سمجھا جاتا ہے۔ زمین کے باشندوں کی نسبت آسمان کے باشندوں کو زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے۔ تو اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ زمین پر ہو یا نہ ہو آسمان کے باشندے ہماری تعریف کریں۔ ہمارے کاموں کی وہاں پذیرائی ہو۔ تو اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ مختلف حالات میں مختلف باتیں اس کام کی وجہ بن سکتی ہیں لیکن جن حالات میں سے ہماری جماعت گزر رہی ہے اور شروع ہی سے گزر رہی ہے ان حالات کے پیش نظر آپ نے فرمایا کہ "اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔"

بات یہ ہے کہ جب ہمیں مارا جاتا ہے تو ہمارے دل میں یہ پختہ یقین ہوتا ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی وجہ سے مار پڑی ہے۔ ہم نے جو مار کھائی ہے یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی ہے۔ اور جو شخص سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتا ہے وہ یقیناً خوش ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ ماریں کھاؤ اور خوش رہو چونکہ مار خدا تعالیٰ کے لئے کھائی جائے گی۔ یہ قربانی خدا تعالیٰ کی خاطر کی جائے گی۔ اس لئے دل میں خوشی کے جذبات پیدا ہوں گے۔ لیکن اگر کوئی مار بھی کھائے اور اس سے خوش نہ ہو بلکہ اس کے دل میں انقباض پیدا ہو تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اس کا نقصان ہی نقصان ہے۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ جب وہ مار کھاتے ہیں تو کیا ہمارے دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے یا خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اگر انقباض پیدا ہوتا ہے تو یقیناً ہم نے یہ مار خدا تعالیٰ کے لئے نہیں کھائی۔ اور ہم نے یہ سمجھا ہی نہیں کہ ہمیں مار خدا تعالیٰ کے لئے کھانی ہے۔ اور اگر ہمارے دل میں خوشی پیدا ہوتی ہے تو یقین جانئے کہ یہ مار خدا تعالیٰ کو مقبول ہوگی اور ہمارے لئے انتہائی سعادت کا باعث۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ گالیاں سنو اور شکر کرو۔ آخر ہمیں لوگ گالیاں کیوں دیں گے۔ یہ سوچنے کی بات ہے۔ اگر ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ خدا کے لئے کرتے ہیں اور پھر بھی ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا موقعہ ہے۔ کیونکہ اس بات سے پتہ چل جائے گا کہ ہم واقعی خدا تعالیٰ کے لئے گالیاں کھاتے ہیں۔ اگر انسان کو اس کی اپنی ذات کے لئے گالیاں دی جائیں تو ایسی گالیاں کھانا قابل مذمت ہے۔ کسی کا کردار اچھا نہ ہو اور اسے گالیاں دی جائیں تو اسے اپنے کردار پر غور کرنا چاہئے اور اپنے کردار کو بدلنا چاہئے۔ لیکن اگر کردار اچھا ہے اور گالیاں خدا کے لئے کھائی جا رہی ہیں تو پھر یہ شکر کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق دی کہ اچھے کردار کے باوجود خدا تعالیٰ کے لئے ہم نے گالیاں کھائیں۔

اسی طرح کامیابی اور ناکامی کا سوال ہے۔ کامیابی میں تو انسان خوش ہوتا ہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ لیکن ناکامی میں بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے تو یہ ناکامی سعادت بن جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل بات سعادت ہے نہ کہ کامیابی اور ناکامی۔ آپ نے فرمایا کہ ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ یہ نہیں کہ کامیاب ہو گئے تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ناکام ہو گئے تو گلہ کرنے لگے۔ ناکام ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ سے پیوند نہیں ٹوٹنا چاہئے۔ اگر یہ ساری باتیں ہوں تو آسمان پر فرشتے بھی ہماری تعریف کریں گے۔ اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے انسان تو اس دنیا کے لوگوں سے بھی تعریف چاہتا ہے۔ فرشتوں کی تعریف کیوں نہیں چاہے گا۔

پس آیئے ہم ان باتوں کو مد نظر رکھیں ماریں کھائیں اور خوش رہیں۔ گالیاں سنیں اور شکر کریں۔ ناکامیاں دیکھیں اور اللہ تعالیٰ سے پیوند نہ توڑیں۔ اور یہ سب کچھ کرنے پر خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے دل میں یہ یقین رکھیں کہ آسمان پر فرشتے بھی ہماری تعریف کریں گے۔ اے خدا تو ہمیں ان باتوں کی توفیق عطا کر۔

آج کیا کہتی ہے دنیا، آپ اس کو چھوڑیئے
آج تو محدود ہے، محدود سے محدود تر
آپ کی باتیں اگر سچ ہیں تو یہ سچ جانئے
اک نہ اک دن ہو رہے گا ان کا لوگوں پر اثر
سچ کھڑا کرتا ہے اپنے پاؤں پر ہر ایک کو
جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، سبھی کو ہے خبر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ

اپنا نام سکینہ بیگم- والد کا نام محمد جیون (جنہیں بعض اوقات گھر میں یحیٰ بھی کہتے تھے- کیونکہ دونوں ناموں کے معنی ایک ہی ہیں-) والدہ کا نام فاطمہ بیگم- ایک بہن استانی سلیمہ بیگم دو بھائی محمد رشید اور عبد السمیع اسلم-

قادیان میں بیت اقصیٰ کے عقب میں جو گلی ہے اس میں پیدا ہوئیں- یہیں پلی بڑھیں- آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی- بیت اقصیٰ کے قرب کی وجہ سے جمعہ اور درس میں خاص طور پر شرکت کا موقعہ ملتا رہا- اور حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے گھروں میں سے زیادہ حضرت ام طاہر کے گھر اپنی والدہ (جنہیں وہ آپا کہتی تھیں) کے ہمراہ جاتی تھیں-

ان کے مڈل پاس کر لینے کے بعد ستمبر 1938ء میں ہم دونوں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے- اگرچہ میری سوتیلی خالہ کی بیٹی تھیں لیکن شادی سے پہلے ہم نے کبھی ایک دوسرے کو دیکھا نہیں تھا- ان کی والدہ میری سوتیلی خالہ اس طرح بنیں کہ میرے نانا حضرت میاں فضل محمد صاحب کی بیوی فوت ہو چکی تھیں اور ان کی نانی کے خاوند یعنی ان کے نانا جان فوت ہو چکے تھے- اور وہ کچھ عرصہ حضرت امام جماعت الثانی کے گھر میں رہی تھیں- اور میں نے سنا ہے کہ حضرت صاحب ان کے گھر میں رعب والی شخصیت ہونے کی وجہ سے انہیں "ہماری گورنر" کہہ کر پکارا کرتے تھے- میرے نانا جان کی حضرت امام جماعت الثانی نے ان سے شادی کروادی- سوتیلی نانی کی پہلے خاوند سے اولاد میں سے سب سے بڑی فاطمہ بیگم میری سوتیلی خالہ بنیں- یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے میرے نانا جان کے تمام بچوں اور میری سوتیلی نانی کے پہلے خاوند سے بچوں کا آپس میں ہمیشہ پیار رہا-

میری سوتیلی نانی اور میری دادی اماں کا آپس میں بہت بہناپا تھا- دونوں ایک دوسرے کا احترام بھی کرتی تھیں اور ایک دوسرے سے محبت بھی کرتی تھیں- چنانچہ یہی تعلق خاطر میری شادی کا باعث بنا-

شادی کے بعد میری بیوی بیت اقصیٰ کے عقب کی گلی سے محلہ دار الفضل میں آگئیں- یہاں ہمارے نانا جی کا مکان بھی تھا- اس طرح وہ اپنی نانی اماں کے بھی زیادہ قریب ہو گئیں-

میں نے شادی کے وقت تک صرف ایف-اے- پاس کیا ہوا تھا- جب نکاح ہو گیا تو میں فیروز پور میں رام سکھ داس کالج میں بی-اے- کے لئے داخل ہو گیا- چنانچہ شروع ہی سے میری بیوی اور میں ایک دوسرے سے علیحدہ رہے- میں کبھی کبھی چھٹیوں میں تو آجاتا تھا- لیکن دو سال کا پورا عرصہ انہوں نے قادیان میں گزارا اور میں فیروز پور میں بی-اے- کر لینے کے بعد فیروز پور ہی کے آرسنل میں ملازم ہو گیا- تین چار مہینے میں نے وہاں ملازمت کی- اور اس کے بعد دہلی چلا گیا- دہلی جانے کے بعد مجھے اس بات کا موقعہ ملا کہ میں اپنی بیوی کو اپنے پاس بلالوں- وہاں بھی عام طور پر یہ ہوتا تھا کہ وہ تین چار مہینے میرے پاس رہتی تھیں اور پھر قادیان سے بلاوا آجاتا تھا- اس لئے کہ ہمارے گھر میں کیفیت یہ تھی کہ میری والدہ کئی سال پہلے فوت ہو چکی تھیں- میری بڑی ہمشیرہ کی شادی ہو چکی تھی- اور چھوٹی بہن اور چھوٹا بھائی چھوٹے تھے- دادی اماں بڑھاپے کی منزلیں طے کر رہی تھیں اس لئے گھر کا انتظام چلانے کے لئے کسی خاتون کی ضرورت رہتی تھی- اور میری شادی جلدی ہو بھی اس لئے گئی کہ گھر میں کسی کام کرنے والی اور گھر کا انتظام سنبھالنے والی کی ضرورت تھی چنانچہ دہلی میں دو تین مہینے میرے پاس رہتیں اور پھر دو چار مہینے کے لئے قادیان آجاتیں- اس طرح ہم نے دہلی کے چار پانچ سالوں میں سے چند مہینے اکٹھے رہ کر گزارے-

دہلی ہی سے میں نے وقف کر دیا اور حضرت امام جماعت الثانی نے مجھے کچھ دیر تعلیم دلوا کر نائیجیریا بھجوادیا- نائیجیریا میں بھی تقریباً دس سال میں اکیلا رہا اور اس کے بعد میری بیوی کو وہاں جانے کا موقعہ میسر آیا-

نائیجیریا جانے کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ 1944ء کے دسمبر تک یہی فیصلہ تھا کہ میں اپنی فیملی کو ساتھ لے کر جاؤں گا- چنانچہ ساری فیملی کو تیاری الاؤنس بھی مل گیا- بچوں کو ٹیکے بھی لگوا لئے اور رشتہ داروں کی طرف سے دعوتیں بھی ہو گئیں لیکن روانگی سے صرف آٹھ دن پہلے حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کی طرف سے بمبئی سے آئی ہوئی اطلاع کے مطابق حضرت امام جماعت الثانی نے فیصلہ فرمایا کہ میں اکیلا ہی نائیجیریا جاؤں- چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم نے اس بات کا کسی سے ذکر نہیں کیا- کسی کے پاس جا کر یہ نہیں کہا کہ ہم تو اکٹھے جا رہے تھے یہ کیا ہو گیا- ہم نے یہ بات اپنے تک محدود رکھی اور حضرت صاحب کے اس فیصلے کو نہایت خوش دلی سے قبول کرتے ہوئے میں اکیلا چلا گیا- چنانچہ سوا پانچ سال کے بعد وکالت تبشیر نے مجھے ربوہ سے لکھا کہ آکر اپنے بیوی بچوں کو لے جاؤ- چنانچہ میں آگیا- چار پانچ مہینے یہاں رہنے کا موقعہ ملا- اس عرصے میں مجھے ہر ہفتے لاہور سے ہفتہ وار سن رائز چھپوانے کا فریضہ سپرد کیا گیا- لیکن جب واپس نائیجیریا جانے کا وقت آیا تو پھر مجھے بتایا گیا کہ چونکہ بجٹ اجازت نہیں دیتا اس لئے آپ اکیلے ہی چلے جائیں- چنانچہ میں اکیلا چلا گیا- اس دفعہ بھی یہ بات ہم نے اپنے تک محدود رکھی-

مجھے بتایا گیا کہ تین سال گزرنے کے بعد ایک روز جب نائب وکیل التبشیر صاحب حضرت صاحب کے پاس دفتری کاغذات لے کر گئے تو حضرت صاحب نے پوچھا کہ سیفی ابھی تک کیوں نہیں آیا- جواب یہ دیا گیا کہ ہم ان کی جگہ کسی شخص کو بھیجنے کے لئے تلاش کر رہے ہیں- حضرت صاحب نے فرمایا کب تک تلاش کرتے رہیں گے- ان کی فیملی کیوں نہیں بھیج دیتے- وکالت تبشیر کے لئے یہ بات بڑی خوشی کا باعث تھی کہ کسی مربی کی فیملی کو باہر بھجوانے کی اجازت مل گئی ہے- کیونکہ اس سے پہلے حضرت صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہوا تھا کہ اب کسی مربی کے بیوی بچوں کو باہر نہیں بھجوایا جائے گا- چنانچہ اس طرح 1953ء کے آخری ایام میں میرے بیوی بچوں کو نائیجیریا بھجوایا گیا- اور وہ کچھ دیر انگلستان رہنے کے بعد 1954ء کے آغاز میں نائیجیریا میرے پاس پہنچے- گویا کہ 1945ء سے 1953ء تک وہ قادیان اور ربوہ میں رہیں- اور میں نائیجیریا میں رہا- اس کے بعد تقریباً گیارہ سال وہ نائیجیریا میں میرے ساتھ رہیں- اور 1964ء میں ہم واپس پاکستان آگئے-

یہاں تحریک جدید کے دفاتر میں کام کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر حضرت امام جماعت الثالث کے ارشاد پر میں مغربی افریقہ گیا اس دفعہ سیرالیون میرا مقامی ہیڈ کوارٹر تھا- وہاں پہلے ڈیڑھ مہینہ گزار کر واپس آیا اور پھر دو چار مہینوں کے بعد واپس سیرالیون گیا اور تقریباً چار سال وہاں قیام کرنے کے بعد واپس ربوہ آیا- گویا کہ 59 سالہ دور رفاقت میں سے سولہ سترہ سال ہم ایک دوسرے سے الگ رہے اور باقی عرصہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکٹھے رہنے کا موقعہ میسر آیا-

بیت اقصیٰ قادیان کے عقب میں شادی سے پہلے رہائش کی وجہ سے جمعہ اور درس میں شرکت کی وجہ سے اور حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے گھر اپنی والدہ کے ساتھ جانے کی وجہ سے دین سے خاصی رغبت پیدا ہو چکی تھی- جب میں نے وقف کیا اور وقف کے بعد حضرت امام جماعت الثانی نے مجھے نائیجیریا بھجوایا تو اس سے اگلے ہی سال یعنی 1946ء میں انہوں نے باقاعدہ لجنہ اماء اللہ کا کام شروع کر دیا- چنانچہ ربوہ میں کام کرتے ہوئے جب ترک وطن کی نوبت آئی تو کچھ عرصہ حافظ آباد میں بھی قیام کیا- حافظ آباد میں لجنہ کا قیام عمل میں لائیں اور جتنی دیر وہاں رہیں لجنہ کی صدارت کی- اس کے بعد ربوہ آکر بھی باقاعدگی کے ساتھ لجنہ کے کسی نہ کسی عہدے پر فائز ہوئیں اور لجنہ کا باقاعدہ کام کرتی رہیں- جب نائیجیریا گئیں تو وہاں لجنہ موجود تو تھی لیکن فعّال نہیں تھی- اس لئے کہ وہاں لجنہ کا انتظام مربی انچارج کے ہاتھ میں ہوتا تھا- اور مربی انچارج کے ساتھ اس کی بیوی نہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کی پوری طرح تربیت نہیں ہوتی تھی- نائیجیریا پہنچ کر میری اہلیہ نے فوری طور پر لجنہ کا تمام انتظام سنبھال لیا اور پھر باقاعدگی کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی ہفتہ وار میٹنگ شروع ہو گئی- خواتین کے گروپ بنا کر پہلے ہر مہینے پھر پندرہ دن کے بعد دیہات میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجنا شروع کر دیا- یہ خواتین اپنے ساتھ لٹریچر بھی لے کر جاتی تھیں- پمفلٹ کی صورت میں- تقسیم بھی کرتی تھیں اور فروخت بھی کرتی تھیں- ہر سال رمضان کے مہینے میں کلام الہٰی اور حدیث کا درس دیتیں- انہوں نے لجنہ اماء اللہ کا الگ سالانہ جلسہ بھی شروع کیا- اور اس جلسے پر صدارتی تقریر کے علاوہ ایک اور تقریر بھی کرتیں-

اگرچہ جب نائیجیریا گئیں تو انہیں انگریزی کچھ زیادہ نہیں آتی تھی بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ آتی ہی نہیں تھی لیکن میں نے ان کو اور بچوں کو انگریزی سکھانے کے لئے گھر میں یہ قاعدہ بنا لیا کہ یا آپ انگریزی بولیں یا خاموش رہیں- میں آپ کی جگہ دوسرے لوگوں سے بات کروں گا- چنانچہ چند مہینوں ہی میں تھوڑی بہت انگریزی آگئی- اور اس کے بعد میں نے اپنی بیوی کو کتابی انگریزی پڑھانی شروع کر دی- چنانچہ اس سلسلے میں جن الفاظ کے انہوں نے معانی لکھے اور جو نوٹس لئے- ان کی کاپیاں ابھی تک ہمارے گھر میں موجود ہیں- بولنے کی مشق تو ہو گئی اور وہ اجلاسوں میں اکثر نہایت روانی کے ساتھ انگریزی بول سکتی تھیں لیکن لکھنا کارے دارد کا مسئلہ ہے چنانچہ سالانہ جلسے کے لئے میں انہیں تقریر لکھ کر دیتا تھا اور وہ پڑھ دیتی تھیں- گویا کہ انہیں اتنی مشق ہو گئی تھی کہ پڑھ سکتی تھیں لکھنا مشکل تھا- بہرحال ان کی یہ تقریریں اخبار ٹروتھ میں چھپی ہوئی ہیں-

مہمان نوازی :- اگرچہ قادیان اور ربوہ میں تو صرف اپنے ملنے جلنے والوں کے گھر آنے ہی کے مواقع پر مہمان نوازی کا موقعہ ملتا تھا- لیکن جب نائیجیریا چلی گئیں تو وہاں ایک رنگ میں سارے نائیجیریا کے مشن کی میزبان تھیں- جب بھی دوست کہیں سے مشن ہاؤس میں آتے ان کے لئے کھانے کا انتظام وہ خود کرتیں- خود پکاتیں اور انہیں سرو (Serve) کرتیں اور جو مربی لیگوس میں رہتے تھے- جتنا عرصہ بھی وہ لیگوس میں رہے ان کا کھانا انہوں نے خود پکایا اور باوجود اس کے کہ ایک لمبا عرصہ ہم الگ رہے تھے اور جب اکٹھے ہوتے تو انتظام یہ تھا کہ ہم سب میاں بیوی بچے مل کر کھانا کھاتے تھے- کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی بچہ باہر ہو یا وقت پر گھر نہ آسکا ہو اور ہم نے کھانا کھا لیا ہو- لیکن اس کے باوجود جب کوئی مربی ہمارے پاس ہوتے اور بعض مربی چار چار سال بھی مسلسل ہمارے پاس رہے ان کا کھانا بھی وہ پکاتی تھیں اور میں مربی ہی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا تھا اور وہ اپنے بچوں کے ساتھ الگ کھاتی تھیں- کئی دفعہ مربیوں نے کہا بھی کہ آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانا کھایا کریں لیکن میں نے بھی کہا اور میری بیوی نے بھی اس پر اصرار کیا کہ یہ بات مہمان نوازی کے خلاف ہے- آپ ہمارے معزز مہمان ہیں اور مربی بھی ہیں اور اس لحاظ سے ہمیں نہ صرف آپ کا احترام ہے بلکہ آپ سے محبت بھی- چنانچہ مولانا مبارک احمد ساقی جو تقریباً

> ## ایک اچھی بات
>
> متقی سچی خوش حالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار سال ہمارے ساتھ رہے اور گھر کے ایک فرد کی طرح رہے۔ انہوں نے واپسی پر لندن پہنچ کر انہیں خط لکھا کہ خالہ جی آپ نے مجھے میری ماں بھلادی۔ میرے ساتھ ایسا اچھا سلوک کیا کہ میں اسے کبھی بھلا نہیں سکتا۔ اسی طرح محترم چوہدری رشید الدین صاحب ہمارے ساتھ رہے جتنا عرصہ ساتھ رہے ان کا اور ہمارا ایسا برادرانہ تعلق رہا کہ ہمیشہ میں نے اور انہوں نے اکٹھے کھانا کھایا۔ چوہدری صاحب بھی اکثر کہا کرتے تھے کہ سیفی صاحب آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ کھانا کھایا کریں۔ لیکن ہم نے کبھی اس بات کو گوارا نہ کیا کہ چوہدری صاحب الگ کھانا کھائیں اور میں اور میرے بیوی بچے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھائیں چنانچہ ان کے گھر میں آج تک یہی تذکرہ رہتا ہے کہ سیفی صاحب کی بیگم نے کس طرح ہمارے ساتھ کتنا اچھا سلوک کیا۔

ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب بھی کچھ عرصہ ہمارے ساتھ مشن ہاؤس میں رہے۔ اور ان کے ساتھ بھی ہم نے ہمیشہ یہی برتاؤ رکھا۔ میں اور شاہ صاحب اکٹھا کھانا کھاتے تھے اور میری بیوی اور بچے الگ۔ محترم شاہ صاحب نے اپنے خطوط میں ان کے حسن سلوک اور مہمان نوازی کا ذکر کیا ہے۔

مکرم محمد بشیر شاد صاحب اور مکرم قریشی فیروز محی الدین جب لیگوس میں قیام کرتے تھے تو ان کے ساتھ بھی ہمارا یہی برتاؤ ہوتا تھا۔

ان کے علاوہ مشن کی جملہ تقریبات جو مشن ہاؤس میں منعقد ہوتی تھیں ان کے لئے میری بیوی اور میری بیٹی بشریٰ سیفی مٹھائیاں تیار کرتی تھیں۔ اور عام طور پر ایسا ہوتا تھا۔ کہ مٹھائیاں تیار کرنے کے بعد مولانا مبارک احمد ساقی کو بلا کر کہتی تھیں کہ میز پر سب چیزیں لگادی گئی ہیں۔ انہیں چیک کرلیں۔ اور وہ چیک کرکے انہیں او۔کے۔ کردیا کرتے تھے۔

عبادت گزار تھیں۔ منکسرالمزاج تھیں۔ تمام بہنوں سے پیار کا سلوک کرتی تھیں اور اس بات پر ہمیشہ فخر کا اظہار کرتی تھیں کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعض خواتین انہیں اپنی سہیلی بلکہ بہن سمجھتی ہیں۔ اس سلسلے میں وہ چند ایک نام بھی لیا کرتی تھیں۔ اور کہتی تھیں کہ جب بھی مجھے وہ ملتی ہیں میرا منہ اگر دوسری طرف ہو تو پیچھے سے آکر مجھے پکڑ لیتی ہیں۔

گھریلو انتظام:- جب بعض رشتے دار ہمارے گھر آتے تھے تو اکثر اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ ہم نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ آپ کے گھر میں کسی چیز کی کمی ہو۔ کسی وقت بھی آجائیں آپ کے پاس خداتعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی اشیا مہیا ہوتی ہیں۔ گھر کی ضروریات ہم اپنے بجٹ سے پوری تو کرتے ہی تھے لیکن اس کے علاوہ وہ ایک اور بات کا اکثر ذکر کرتی تھیں اور وہ یہ کہ خداتعالیٰ کا ان کے ساتھ ایسا سلوک ہے کہ جب کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے اور وہ گھر میں موجود نہیں ہوتی اسی دن شام تک وہ چیز کسی نہ کسی جگہ سے آجاتی تھی۔

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں انہوں نے حضرت اماں جان کی یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھی کہ پہلے بچے کی بھرپور تربیت کی جائے تو دوسرے بچے اسی کو دیکھ کر اپنے کردار کی تشکیل کرتے ہیں۔ پہلے بچے کے دوستوں کو جاننے کے لئے انہوں نے کہا کہ بیٹا اپنے دوستوں کو مجھ سے ملایا کرو۔ میں تمہیں بتاؤں گی کہ ان میں سے کس کس کے ساتھ کھیلنا ہے اور کس کس کے ساتھ کتنا وقت گزارنا ہے چنانچہ وہ اپنے ایک دوست (مکرم محمد اسلم قریشی) کو لے کر آیا اور انہوں نے اس پر صاد کیا کہ بچہ بہت اچھا ہے اس کے ساتھ آپ دوستی کریں۔ اس کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں۔ چنانچہ اسلم قریشی اور ہمارا بڑا بیٹا ظفر اقبال کافی گہرے دوست بن گئے۔

گھریلو کام:- گھریلو کاموں میں وہ خداتعالیٰ کے فضل سے خوب ماہر تھیں۔ سلائی کا انہیں اس طرح موقعہ ملا کہ جب وہ نائیجیریا جارہی تھیں تو وکالت تبشیر کے اکاؤنٹنٹ مکرم ملک محمد اشرف صاحب نے مشورہ دیا کہ آپ لندن جاکر سلائی کی مشین خرید لیں۔ وہ ہمیشہ آپ کے کام آئے گی۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ لندن پہنچیں تو محترم ظہور احمد صاحب باجوہ کی بیگم کو ساتھ لے کر انہوں نے ایک مشین خریدی۔ جس سے 1953ء کے بعد عمر کے آخری حصے تک گھر کے تمام کپڑے خود سیتی رہیں۔ سوائے پتلون اور کوٹ کے۔ یہ کپڑے بچوں کے بھی اور بڑوں کے بھی ہوتے تھے۔ اور ہم نے نہایت خوشی کے ساتھ ان کے سلے ہوئے کپڑوں کو استعمال کیا۔ 1953ء میں خریدی ہوئی سلائی کی سنگر مشین اچھی حالت میں ابھی تک ہمارے گھر میں موجود ہے۔

کلام الٰہی کی تعلیم:- ربوہ میں ایک لمبے عرصے تک متعدد بچوں کو کلام الٰہی پڑھایا۔ بعض اوقات ایک ایک وقت میں دس دس بارہ بارہ بچے موجود ہوتے تھے۔ اور وہ انہیں سبق پڑھاتی تھیں۔ بعد میں ان میں سے اکثر بچے جب بھی ملتے بڑے احترام کے ساتھ خالہ جی کہہ کر اس بات کا ذکر کرتے کہ ہم نے آپ سے کلام الٰہی پڑھا تھا۔ اور وہ بھی بچوں کا اتنا خیال رکھتی تھیں کہ جب ان میں سے کوئی بڑا ہو جاتا اور اس کی شادی کا موقعہ آتا وہ خاص طور پر اس شادی کے اہتمام میں حصہ لیتیں۔

تلاوت:- ان کا دستور یہ تھا کہ ہر روز فجر کے بعد کلام الٰہی کی تلاوت کرتیں اور تجرید بخاری پڑھتیں۔ اس میں کبھی انہوں نے ناغہ نہیں کیا اگر کبھی فجر کے بعد تھوڑا سا سولیا ہے تو سو کر اٹھنے کے بعد ناشتہ اس وقت تک تیار نہ کرتیں جب تک کلام الٰہی اور تجرید بخاری نہ پڑھ لیتیں۔ اور اس بات کی دوسروں کو بھی تلقین کرتیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میں سے درثمین کا خاص طور پر ذکر کرکے خواتین سے پوچھتیں کہ کیا انہیں اس کے کچھ اشعار یاد ہیں۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد ہماری ایک ہمسایہ خاتون ملک مشرف احمد صاحب کی بیگم آئیں اور کہنے لگیں۔ ایک دن میرے گھر آئیں اور مجھ سے پوچھا کیا تم درثمین پڑھتی ہو میں نے کہا کہ میرے پاس تو درثمین ہے ہی نہیں تو کہنے لگیں اچھا میں ابھی لاکر دیتی ہوں۔ میرے پاس نئی درثمین ہے چنانچہ اسی وقت وہ گھر آئیں اور درثمین لے کر گئیں اور انہیں دے دی۔ اور اس کے کچھ دیر بعد مجھے ایک اور صاحب ملے جنہوں نے بتایا کہ ہمارے گھروں میں اکثر بچیوں کے پاس ان کی دی ہوئی کتابیں موجود ہیں۔

نوجوانوں کو اپنے بیٹوں کی طرح پیار کرتی تھیں۔ چنانچہ کئی نوجوانوں نے مجھے 'بتایا جو اتنے نوجوان بھی نہیں' کہ انہوں نے ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائیں دیں۔ مکرم عبدالمالک صاحب مینیجر نیشنل بینک تعزیت کے لئے آئے تو وہ تقریباً رندھی ہوئی آواز میں کہنے لگے کہ میں نے تو ان سے اپنے سر پر پیار بھی لیا ہے۔ اور انہوں نے اس وقت مجھے دعائیں دی تھیں۔ اسی طرح چوہدری نذیر احمد صاحب جنہیں عام طور پر دوست میجر صاحب کہتے ہیں انہوں نے بھی یہی کہا میں اس بات کو بہت زیادہ محسوس کرتا ہوں کہ وہ ہر روز یہاں سے گذرتے ہوئے مجھے دعائیں دیتی تھیں۔ مجھ سے پیار بھی کرتی تھیں۔ اب وہ دعائیں دینے والا وجود نہیں رہا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کی دعائیں ہمارے ساتھ رہیں گی۔

میں ان کی کس کس بات کا ذکر کروں۔ دفاتر کے کارکنوں کو وہ ہمیشہ اپنا بیٹا سمجھتی تھیں اور جب بھی ان میں سے کوئی ہمارے گھر آتا تھا تو ان کی کوشش ہوتی تھی کہ انہیں کچھ کھلایا جائے یا پلایا جائے۔ اور وہ انہیں بتاتی تھیں کہ میں آپ کو اپنے بیٹوں کی طرح سمجھتی ہوں۔ اس سے کارکنوں کو بڑا حوصلہ ملتا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس بات سے نہ صرف کارکنوں کو حوصلہ ملتا تھا بلکہ وہ میری بھی پہلے سے زیادہ عزت کرنے لگتے تھے۔

یادرفتگان میں مکرم آغا سیف اللہ صاحب مکرم مولانا عبدالباسط صاحب مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میری اہلیہ کے متعلق الفضل میں مضامین چھپوائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔

اس مختصر سے مضمون میں پوری زندگی کا احاطہ تو نہیں کیا جاسکتا لیکن چند باتیں میں نے اس لئے پیش کردی ہیں کہ احباب سے گزارش کروں کہ وہ ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ان کی خوبیوں کو جاری رکھیں۔ میں ان تمام حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے گھر آکر۔ فون کے ذریعے۔ فیکس کے ذریعے اور خطوں کے ذریعے ہمارے ساتھ تعزیت کی ہے۔ میں کوشش کررہا ہوں کہ خط کے ذریعے تعزیت کرنے والوں کو خط ہی میں ان کا جواب دوں۔ دلی ہمدردی کا ایک حقیر سا بدل یہی ہے۔

OOO

یادرفتگان

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد - لاہور

اچھی مائیں

(محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ)

میری ماں بڑی دعاگو خاتون تھیں۔ 1965ء کی جنگ کا ذکر ہے۔ خاکسار سیالکوٹ کے محاذ پر تھا۔ جنگ شروع ہوتے ہی میں نے اپنی والدہ اور بیوی بچوں کو ربوہ بھجوادیا۔ جنگی حالات کی وجہ سے خط و کتابت کا سلسلہ سست پڑ گیا ہوا تھا۔ میں چونکہ والدہ کا اکلوتا کا بیٹا تھا۔ لہٰذا ان کو میری طرف سے پریشانی لاحق تھی میرا خط ملنے میں جوں جوں دیر ہوتی گئی ان کا اضطراب بڑھتا گیا۔ آخری حصہ شب کی عبادت میں ایک دفعہ سخت اضطراری حالت طاری ہوگئی۔ تو بارگاہ ایزدی سے آواز آئی "پاکستان محفوظ رہے گا" میری ماں نے عرض کی الٰہی پاکستان میں تو ماؤں کے ہزاروں لاکھوں فرزند محاذ پر ہیں۔ میرے اکلوتے بشارت کا کیا بنے گا۔ پھر آواز آئی "سیالکوٹ کا محاذ محفوظ رہے گا" ڈرتے ڈرتے پھر ملتجی ہوئی الٰہی اس محاذ پر بھی ہزاروں فرزند لڑ رہے ہیں میرے بشارت کی خبر دے تو پھر ایک ہی رات میں تیسری خوشخبری ملی "تیرا بیٹا بھی امان میں رہے گا" یہ محض خداتعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ میری دعاگو والدہ کی اس ایک رات میں تین بار والی خواب کا حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت الثالث نے تین چار مختلف موقعوں پر ذکر فرمایا۔ پہلی بار تو ہالینڈ کی ایک پریس کانفرنس میں پھر دوسری بار جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر اور پھر تیسری بار خواتین کے جلسہ میں۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ حضرت صاحب نے ایک بار یہ بھی فرمایا کہ ہندوستان میں ابھی تک وہ گولا یا گولی نہیں بنی جو اس ماں کے اکلوتے بیٹے کو مار سکے۔ مجھے تو ایک موقعہ کی تلاش تھی۔ پھر بعد میں 1971ء میں چھمب جوڑیاں کے سخت ترین محاذ پر 13 آزاد کشمیر بٹالین کی قیادت کرتے ہوئے مجھے دشمن پر ایک جاندار اور بھرپور حملہ کا موقعہ ملا۔ دوست دشمن سب اس کے بارے تعریف کرتے رہے۔ بلکہ بعض بے تکلف دوست احباب پوچھ لیتے کہ بشارت تم تو ایک عام سے نارمل کمزور انسان تھے۔ تمہیں ایسی جرات کا کام کرنے کی کیا سوجھی تو میرا یہی جواب ہوتا کہ "ماں کی دعا"

1968ء میں میں ڈیرہ اسماعیل خان میں تھا کہ میری یہ دعاگو ماں بیمار رہنے لگی۔ اپنے تکیہ کے نیچے ایک کاپی پنسل رکھ لیا کرتی تھیں کہ اگر کوئی خواب آئے تو نوٹ کرلیں۔ تعلیم بڑی معمولی اور واجبی تھی۔

اس بات کو ختم کرنے سے پہلے عرض ہے کہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی محمد اسحاق

بشکریہ ہفت روزہ لاہور 11- اکتوبر 1997ء

عربی ادب کے شہ پارے

موت و حیات دنیا میں موت و حیات کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا سوائے ذات باری تعالیٰ کے ہر چیز فنا کا شکار ہے کلام الٰہی بھی فرماتا ہے....... اگر بنظر غور دیکھا جائے تو موت ہر طرف سے جھانکتی نظر آتی ہے۔ امراض واسقام ہیں کہ ہروقت کوئی نہ کوئی انسان ان میں مبتلا ہو کر دار الفناء میں چلا جاتا ہے۔ پھر حوادث و زلازل ہیں۔ آفات ارضی وسماوی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک انسان کو اپنا شکار بنانے کے لئے ہروقت تیار ہے۔ اور کتنے ہی انسان آئے دن ان کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

موت بے شک تکلیف دہ ہے لیکن کسی نبی ولی قطب یا ابدال کو اس سے مفر نہیں ہے۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ بودے

لیکن موت کے کچھ فوائد بھی ہیں مثلاً موت سے انسان دنیا کے رنج و محن اور جھنجٹوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تو غالب نے کہا ہے۔

قید حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں؟

اسی موت کے متعلق ایک روز خلیفہ منصور کی اپنے وزیر فضل بن ربیع سے بحث چل نکلی تو خلیفہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا

یعنی اے ربیع تم پر افسوس! یہ دنیا کس قدر اچھی ہوتی اگر موت نہ ہوتی اس پر وزیر نے ترکی بہ ترکی خلیفہ کو جواب دیتے ہوئے کہا

یعنی اے امیرالمومنین یہ دنیا صرف موت ہی کی وجہ سے اچھی ہے اس پر خلیفہ نے کہا۔ اے فضل! وہ کیسے؟ وزیر نے جواباً عرض کیا

یعنی اگر موت نہ ہوتی تو آپ کو یہ بادشاہت کبھی نصیب نہ ہوتی۔

صاف گوئی کی جسارت جب خلیفہ ہشام بن عبدالمالک نے حج کا ارادہ کیا تو اس نے اپنے درباریوں سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی یا کم از کم کوئی تابعی ہی میرا رفیق سفر ہو۔ اس پر درباریوں نے طاؤس یمانی کو ایک دن اس غرض کے لئے ہشام کے دربار میں بھیجا۔ جب یہ شخص خلیفہ کے دربار میں حاضر ہوا تو اس نے قالین کے کنارے پر اپنی جوتی اتار دی اور خلیفہ کے پہلو میں بیٹھ کے بے دھڑک کہا۔

یعنی اے ہشام! آج تمہارا کیا حال ہے؟

اس بے ادبی پر ہشام کو غصہ آگیا اور اس نے اس سے کہا کہ تجھے یہ جرات کیسے ہوئی ہے کہ تو نے اپنے جوتے تو قالین کے کنارے پر اتارے لیکن مجھے امیرالمومنین کہہ کر سلام نہیں کیا اور نہ ہی مجھے میری کنیت سے مخاطب کیا ہے بلکہ میرے سامنے بیٹھ کر میرا نام لے کر کہا ہے کہ "اے ہشام تمہارا کیا حال ہے۔" اس پر طاؤس یمانی نے کہا یعنی جوتی تو میں پانچ مرتبہ جائے نماز کے کنارے پر اتارتا ہوں۔ یعنی میں نے آپ کو امیرالمومنین کہہ کر اس لئے سلام نہیں کیا کہ سب لوگ آپ کے امیرالمومنین ہونے پر راضی نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے جھوٹ بولنا پسند نہ کیا اور میں نے آپ کو آپ کی کنیت سے اس لئے مخاطب نہیں کیا کیونکہ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو تو ان کے نام سے مخاطب کیا ہے جیسے فرمایا اے داؤد! اے یحییٰ! اور اے عیسیٰ! لیکن اپنے دشمنوں کو ان کی کنیت سے مخاطب کیا ہے جیسے فرمایا "ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو گئے اور وہ خود بھی تباہ ہو گیا" حالانکہ ابولہب کا اصل نام عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب ہے۔

حجاج اور ہند بنت مہلب گورنر حجاج جب ہند بنت مہلب کو رخصتانہ کے بعد اپنے گھر لایا تو شب باشی سے قبل اسے پتہ چل گیا کہ اس خاتون کو مجبوراً اس سے شادی کرنی پڑی ہے اور یہ کہ وہ حجاج کے متعلق بری سوچ رکھتی ہے۔ اس پر حجاج نے جو بہت زیرک حکمران تھا اسے اس کا شرعی نفقہ بھجواتے ہوئے اپنے قاصد سے کہا کہ تو اس عورت سے کہنا کہ امیر تجھے سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تو میری بیوی تھی لیکن اب میں تجھ کو "طلاق بائن" دیتا ہوں یہ سن کر ہند نے اس قاصد سے کہا یعنی امیر سے کہو خدا کی قسم میں آپ کی بیوی تھی تو اس پر مجھے ہرگز کوئی خوشی نہ تھی اور اب جب مجھے طلاق بائن ہو گئی ہے تو اس پر مجھے کوئی ندامت نہیں ہے اور اے قاصد یہ مال جو تو لے کر آیا ہے یہ میں تجھے اس خوشخبری کی خاطر دیتی ہوں جو تو لے کر آیا ہے۔

O

چلا تو ساتھ میں آنکھیں ہزار لے کے چلا
میں تیرے در کو دل زار زار لے کے چلا

دوانہ وار سحر کی تلاش کو نکلا
اندھیری شب میں، میں مشعل ادھار لے کے چلا

رہینِ مے ہوں نہ محتاج جام و میخانہ
میں اپنے ساتھ ہی سارا خُمار لے کے چلا

نہ داستان وطن اور نہ قصۂ اغیار
جلو میں اپنے ہی لیل و نہار لے کے چلا

پہنچ نہ پایا ترے در پہ پیش کر نہ سکا
میں اپنے گھر سے تو من' بار بار لے کے چلا

فلک پہ ساتھ چلے میرے چاند اور سورج
تری تلاش میں اپنا مدار لے کے چلا

مجھے خبر تھی عنایات بے طلب ہونگی
بقدرِ ظرف میں ان کا شمار لے کے چلا

میں جب چلا تو بہت دھوپ تھی کڑی طاہر
میں پھر بھی دل میں خیالِ بہار لے کے چلا

طاہر عارف

طب و صحت

طب و صحت کے سلسلے میں یہ بات ہمیشہ یاد رکھی جائے کہ دوائیں غیر معینہ مدت تک موثر نہیں رہتیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ عام طور پر دوا کی شیشی پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ کب تک استعمال کی جائے۔ اس تاریخ کے بعد اس کا استعمال صرف یہ نہیں کہ مفید ثابت نہیں ہو گا بلکہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس میں کوئی ضرر رسانی پیدا ہو چکی ہو۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دواؤں کو ان کی معیاد کے اندر ہی استعمال کیا جائے۔ اور جب ان کی آخری تاریخ آجائے تو انہیں پھینک دیا جائے۔ اس کی اثر اندازی بھی کم ہو چکی ہو گی اور ضرر رسانی کا امکان بھی پیدا ہو چکا ہو گا۔ دواؤں کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لئے چاہئے کہ بوتلیں یعنی چھوٹی شیشی ہو یا بڑی، انہیں سختی سے بند کیا جائے۔ کھلی نہ رہے۔ کھلی رہنے سے ڈھکنے سے نکل کر دوائی کے گرنے کا بھی امکان ہے اور ہوا اندر جانے سے اس کی اثر اندازی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ دواؤں کو عام طور پر ٹھنڈی خشک جگہوں پر رکھنا چاہئے اور اس سلسلے میں یہ کہنا بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے انہیں زیادہ روشنی نہ لگنے دی جائے یعنی تاریک جگہوں پر رکھا جائے۔ وہ دوائیں جو آپ نے استعمال کرنے کے بعد چھوڑ دی ہوئی ہیں ان کو تلف کر دینا چاہئے۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ انہیں بچوں کی پہنچ سے دور رکھا جائے ہو سکتا ہے کہ بچہ ڈھکنا کھول کر گولیاں کھا لے یا مائع دوائی ہو تو اسے پی لے۔ اس سے خاصے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ پرانی آیوڈین اور آئی ڈراپس یا آئی واشر یا ناک کے قطرے یا کھانسی کی دوائیں اور مرہم زیادہ وقت گزر جانے کے بعد استعمال نہ کی جائیں۔ یہ باتیں طب و صحت کے سلسلے میں خاص طور پر یاد رکھنے والی ہیں۔

(ن-س)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اترپردیش میں صدر راج کا نفاذ

بھارت کے سب سے بڑے صوبے اترپردیش (یوپی) میں مرکزی حکومت نے صدر راج نافذ کر دیا ہے۔ اسمبلی معطل کر دی گئی ہے اور وزیراعظم آئی کے گجرال نے اترپردش کی صورت حال کے پیش نظر اپنا جرمنی کا دورہ منسوخ کردیا ہے۔

چند دن قبل اترپردیش اسمبلی میں سخت ہنگامہ ہوا۔ کرسیاں چل گئیں۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ تاہم اترپردیش کے وزیراعلیٰ نے اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا تھا۔ 222۔ ارکان نے ان کی حمایت میں ووٹ دیا تھا۔ تاہم یہ عدم اعتماد کا ووٹ ان کے کام نہ آسکا۔ اپوزیشن نے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا تھا لہٰذا ان کی مخالفت میں کوئی ووٹ نہ آیا۔ اراکین نے اجلاس میں زبردست ہنگامہ آرائی کی گھونسوں اور گالیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ مائیکروفون اکھاڑ پھینکے اور ایک دوسرے پر کرسیوں سے حملہ کیا۔

اترپردیش کا بحران اس وقت شروع ہوا جب بہوجن سماج پارٹی نے برسراقتدار جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی سے اپنی حمایت واپس لے لی اس پر حکمرانی پارٹی کے لئے لازم ہو گیا کہ وہ 425 ارکان کے ایوان میں اپنی اکثریت ثابت کرے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی گذشتہ صوبائی انتخابات میں واحد اکثریتی پارٹی کے طور پر ابھری تھی۔ تاہم اس کو حکومت بنانے کے لئے مطلوبہ اکثریت حاصل نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے 6 ماہ تک اترپردیش میں براہ راست وفاقی کنٹرول میں رہا۔

○○○

روس میں تحریک عدم اعتماد ختم

روس میں گذشتہ چند روز سے جاری شدہ سیاسی بحران اس وقت ختم ہو گیا جب پارلیمانی اپوزیشن نے وزیراعظم چرنومرڈین کے خلاف دائرکردہ اپنی تحریک عدم اعتماد واپس لینے کا اعلان کردیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دھمکیوں سمیت مختلف حربوں کے استعمال کرنے کے بعد جب روس کے صدر نے محسوس کیا کہ اپوزیشن ان کے پسندیدہ وزیراعظم کے خلاف اپنی تحریک عدم اعتماد پر ڈٹی ہوئی ہے تو گذشتہ شب انہوں نے پارلیمنٹ کے ناراض ارکان سے ملاقات کی اور ان سے ان کے مطالبات پر گفتگو کی۔ اس تبادلہ خیال کے نتیجے میں بعض امور پر حکومت اور اپوزیشن میں مفاہمت ہو گئی اور صدر نے بعض معاملات تسلیم کرلئے۔ چند گھنٹے بعد صدر نے پارلیمنٹ کے ان ناراض ارکان سے بھی ملاقات کی جو پہلی ملاقات میں موجود نہیں تھے۔ اس دوسری ملاقات میں روس کے صدر نے اپنے رویے میں لچک پیدا کی اور بعض مطالبات تسلیم کرلئے اور بعض پر غور کا وعدہ کیا صدر کے اس نئے انداز سے مفاہمت کی راہ ہموار ہو گئی۔ اور اپوزیشن نے اعلان کر دیا۔ اب انہوں نے وزیراعظم کے خلاف پیش کردہ تحریک واپس لے لی ہے۔ اس طرح سے وزیراعظم چرنومرڈین کے خلاف اور بالواسطہ طور پر صدر بورس یلسن کے خلاف سیاسی بحران ٹل گیا ہے۔

○○○

برما: حقوق انسانی کی رپورٹ

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے برما کی فوجی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے ہاں انسانی حقوق کی صورت حال بہتر بنانے کی بین الاقوامی اپیلوں سے ذلت آمیز عدم توجہی برت رہی ہے ایمنسٹی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ برما میں سیاسی قیدیوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے اور اس میں اضافہ ہو رہا ہے مذہبی اور ثقافتی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد ظلم و زیادتی سے بچنے کے لئے ہمسایہ ملکوں کی طرف فرار ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جولائی میں برما کو جنوب مشرقی ایشیا کی تنظیم آسیان کی رکنیت دی گئی جس کے بعد بھی وہاں انسانی حقوق میں بہتری نہیں آئی رپورٹ میں بین الاقوامی برادری سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ برما کے حکمرانوں پر اپنا دباؤ بڑھائیں۔ آسیان نے کہا ہے کہ برما سے تعمیری رابطوں کی وجہ سے وہاں پر اصلاحات کا بتدریج نفاذ شروع ہو سکتا ہے۔

○○○

ہریانہ: بجلی کے نرخ بڑھانے پر ہنگامے

بھارتی صوبہ ہریانہ میں عوام کا احتجاج نہ صرف جاری ہے بلکہ تیز ہو گیا ہے۔ ہریانہ کی حکومت نے اپنے صوبے میں بجلی کے نرخ بڑھا دیئے تھے۔ جس سے عوام میں شدید بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ ہریانہ پنجاب کی طرح بنیادی طور پر زرعی پیداوار کا صوبہ ہے۔ وہاں قریہ قریہ ٹیوب ویل گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے بجلی کے نرخوں میں اضافے سے ان کو سخت جھٹکا لگا اور وہ بھی سڑکوں پر مظاہرے کرنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ احتجاج دس روز سے جاری ہے مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ عوام نے ریلوے لائنوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور دھرنا مار کر بیٹھ گئے ہیں۔ علاقے میں ٹرینوں کی آمد و رفت بھی معطل ہو کر رہ گئی ہے۔

○○○

فلسطین اسرائیل مذاکرات

فلسطین اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ تسلی بخش طور پر جاری ہے دونوں فریقوں نے مذاکرات کو مثبت قرار دیا ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع نے گذشتہ روز فلسطین کے صدر یاسر عرفات سے ملاقات کی۔ اس ملاقات سے مزید مثبت نتائج برآمد ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔ خدا خدا کرکے جو یہ مذاکرات شروع ہوئے ہیں خدا کرے کہ ان سے امن کا عمل آگے بڑھے۔

سید ظہور احمد شاہ

گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت

اس میں کیا شک ہے کہ مہنگائی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور اس کے کم ہونے کا مستقبل قریب میں تو کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ مڈل اور لوئر مڈل کلاس کے لوگوں کا بجٹ دن بدن کنٹرول سے باہر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر اس کی زیادہ تر زد کھانے پینے کے بجٹ پر ہی پڑتی ہے جس کے نتیجہ میں گوشت اور پھل لوگوں کی پہنچ سے باہر ہو گئے ہیں۔ لیکن سبزیاں ایک ایسا آئٹم ہے جس کے متعلق اگر کوشش کی جائے اور ان کو چھوٹے پیمانے پر خود اگانے کی کوشش کی جائے تو اس سلسلے میں کافی بہتر صورت حال پیدا ہو سکتی ہے اور اس مشغلے کو اپنا کر نہ صرف غذائی اور طبی مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے بلکہ مہنگائی کا بھی مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

جدید تحقیق نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سبزیاں حیاتین اور معدنی نمکیات کا خزانہ ہیں جو کہ جسم کی نشوونما اور صحت کی برقراری کے لئے انتہائی اہم بتائی گئی ہیں۔ اس لئے سبزیاں پھلوں اور گوشت کا نعم البدل ثابت ہو سکتی ہیں۔

آپ چاہے شہر میں رہ رہے ہوں یا دیہات میں ہر گھر کے صحن میں یا گھر کے اردگرد تھوڑی بہت جگہ ضرور موجود ہوتی ہے جو کہ عام طور پر بیکار پڑی رہتی ہے۔ آپ کی تھوڑی سی توجہ اور محنت سے یہ جگہ ایک چھوٹے سے گھرانے کی سبزیوں کی ضرویات بدرجہ روئی پوری کر سکتی ہے۔ اس کے لئے نہ زیادہ وسائل اور نہ زیادہ سرمائے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے صرف آپ کی تھوڑی سی کوشش اور محنت درکار ہو گی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کھانے پینے کے بجٹ کا ایک خاصا بڑا حصہ بچا سکتے ہیں۔ اور اگر یہ کوشش اور محنت ہم سب لوگ اجتماعی انداز میں کریں تو اس سے معاشرے میں سبزیوں کی حد تک خوشحالی آسکتی ہے اور قومی صحت و نشوونما پر بھی اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔

سبزیوں کی کاشت کے لئے جگہ کی ...گی کے علاوہ پانی بھی کسی قدر وافر ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ ہر گھر میں جو پانی مختلف ضروریات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہ باہر سڑکوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے جس سے وہ ایک طرح ضائع ہو جاتا ہے حالانکہ اگر اسی پانی کو گھر کے اندر سبزیوں کے چھوٹے پلاٹوں کو سیراب کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو چلیں زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ سبزی حاصل کی جا سکتی ہے۔ دوسرے اس بات کو بھی مدنظر رکھیں کہ سردیوں کی سبزیوں کی پانی کی ضروریات کم ہوتی ہیں اس لئے کم از کم سردیوں میں یہ فائدہ مند کام ضرور کیا جا سکتا ہے۔

کم جگہ ہونے کی صورت میں بیلوں والی سبزیاں مثلاً گھیا توری وغیرہ دیواروں پر چڑھائی جا سکتی ہیں۔ اگر گھر میں دھوپ زیادہ دیر تک نہ رہتی ہو تو ایسی جگہوں پر پتوں والی سبزیاں مثلاً پالک میتھی دھنیا۔ سلاد وغیرہ بڑی اچھی طرح کاشت کی جا سکتی ہیں۔ بعض جگہوں پر کلر کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے سبزیاں نہیں اگائی جا سکتیں۔ لیکن تھوڑی سی جگہ پر اس کا علاج ممکن ہو سکتا ہے۔ سب سے بہترین علاج تو جپسم کا استعمال ہے جو کہ ہمارے ملک میں بہت ارزاں قیمت پر دستیاب ہے۔ اس کو زمین کے اوپر کے حصے میں ملا کر پانی دینے سے کافی بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی زمین میں ریت ملانے سے بھی اچھا اثر ہوتا ہے۔ گوبر کی کھاد اگر وافر مقدار میں مہیا ہو تو اس کے زمین میں ملانے سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح پانی کی مقدار کی کمی کا مقابلہ بھی مختلف عمل اپنا کر کیا جا سکتا ہے۔ فصل کیاریوں کی بجائے کھیلوں پر لگائیں۔ پانی پلاسٹک ٹیوب کے ذریعے ہر کیاری کو علیحدہ علیحدہ دیں بہتر ہے کہ پانی فوارے کی مدد سے دیں۔ زیادہ پانی نہ دیں بلکہ جتنا ضروری ہو اتنا دیں اس سے بہت سارا پانی بچ جائے گا۔

بہرحال اس وقت یعنی اکتوبر کا تمام مہینہ اور نومبر کے شروع تک سردیوں کی سبزیاں لگانے کے لئے بہترین وقت ہے۔ ان سبزیوں میں مولی‘ شلغم‘ گاجر‘ پالک‘ میتھی‘ سلاد‘ دھنیا مٹر اور بند گوبھی شامل ہیں۔ پالک میتھی اور دھنیا کو کیاریوں میں بذریعہ چھٹا کاشت کیا جائے جبکہ باقی سب سبزیوں کو کھیلیاں بنا کر کھیلیوں کے دونوں طرف پودوں کا فاصلہ چار انچ رکھا جائے۔ اور کھیلوں یا قطاروں میں فاصلہ دو سے اڑھائی فٹ رکھا جائے۔ گوبر کی کھاد دس ٹوکری فی مرلہ کے حساب سے ڈالیں۔ کاشت کے بعد پانی کا وقفہ تقریباً دس دن کا رکھیں۔ اگرچہ اس کو بارش یا دیگر ضرورتوں کے ماتحت کم و بیش بھی کیا جا سکتا ہے۔

کوشش کریں کہ پنیری کے ذریعہ کاشت کی جانے والی سبزیوں کے لئے پنیری خود تیار کریں۔ کیونکہ بازار سے ملنے والی پنیری عموماً قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ اور عمر کے لحاظ سے بھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بیج کو کاشت سے پہلے خود صاف کرلیں۔ اور اچھا اور صحت مند بیج کاشت کریں۔ اگر محکمہ زراعت کا ترقی دادہ اقسام کا بیج مل سکے تو وہی استعمال کریں۔

○○○

عہدیداران سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال نمبر63 اختتام پذیر ہو رہا ہے جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ اس ماہ میں چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصد کر کے نئے سال کی تیاری کریں جملہ ذیلی تنظیموں سے مدد لیکر کام کیا جائے۔ جن کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں تیار کرلی جائیں۔ اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں مخلصین مقرر کرکے گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں۔ جمع شدہ چندہ تحریک جدید اولین فرصت میں مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بقیہ صفحہ 4

اپنی ماں کی قدر کریں۔ اس سے محبت کریں۔ یہ بڑھاپے میں کمزور اور چڑچڑی بھی ہو جائیں گی۔ یہ ہمارے لئے سایہ خداوندی سے کم نہیں۔ اس کی کی ہوئی دعائیں ہمیں آگ اور طوفان سے نکال کر عافیت سے ہمکنار کریں گی۔ میں نے بذات خود اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ قید ہند کے دوران اودھم پور کے C.M.H میں سکھ سرجن نے مجھے واضح طور پر بتایا کہ کرنل صاحب تمہارا بلڈ پریشر ہارٹ اور نبض بالکل بند ہے۔ تم کسی وقت بھی مر جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ میں نے بڑے وقار اور بھروسے سے کہا ڈاکٹر صاحب میری ٹانگ نہیں کٹے گی اور میں بچ جاؤں گا وہ کہنے لگا ڈاکٹر میں ہوں یا تم۔ میں نے کہا مجھے میری ماں کی دعا ہے۔ میرا سفر لمبا ہے اگر ٹانگ ضائع ہو گئی۔ یا مر گیا تو اس بلندی تک میرا جانا ممکن نہیں۔ آخر بفضل خدا تعالیٰ وہی ہوا جو میری ماں کی دعاؤں کے طفیل تھا۔ آیئے آج سے ہی اگر پہلے کوئی بھول چوک ہو بھی گئی ہو تو کوئی بات نہیں۔ اپنی ماں کی دل سے عزت و خدمت اور محبت میں لگ جائیں۔ یہ ایک قابل قدر انمول ہیرا ہے موتی ہے۔ اس کی دعائیں سمیٹ لیں۔ آپ کا اور ہمارا دین و دنیا میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ ماں کا کہا ماننا اس کی اطاعت کرنا اس کی قدر کرنا یہ سب والدہ کی قدر اور منزلت کے درجات ہیں۔

خدا تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی ماں اور ساتھ ساتھ اپنے والد بزرگوار کی دلی دعاؤں کے مستحق بن سکیں۔ اس میں بڑا فائدہ ہے۔ نفع ہے سودا گھاٹے کا نہیں۔ میرا اور کئی اور بے شمار لوگوں کا تجربہ ہے۔ اس سے فائدہ حاصل کریں اور اپنی زندگی کو خوشگوار بنائیں۔

بقیہ صفحہ 1

جو انسان کی روحانی زندگی سے وابستہ ہے، جس مفاد کا آپ کی اولاد سے بھی تعلق ہے، آپ کے حال سے بھی تعلق ہے، آپ کے مستقبل سے بھی تعلق ہے، اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی تعلق ہے ہر اس مفاد کی خاطر محبت کے محفوظ قلعے میں داخل ہو جائیں۔ جو بھی خدا کے لئے خرچ کریں، جب بھی خدا کے لئے خرچ کریں اپنے محبت کے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں اس میں سے کتنی محبت پھوٹی ہے۔ یہ آب زمزم ہے جو آپ کا آب حیات بن جائے گا۔ یہ ایڑیاں رگڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور محبت میں بھی ایڑیاں رگڑی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے اور اس کو اپنے وجود میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 26-اپریل 1996ء)

OOO

O نصرت جہاں اکیڈمی میں ڈی پی ای (D.P.E.) کی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایم اے فزیکل ایجوکیشن یا سینئر ڈپلومہ ہولڈر اپنی درخواست بنام ناصر فاؤنڈیشن 30-اکتوبر 1997ء تک پہنچادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 24- اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات۔
1-30 خطبہ از حضرت صاحب۔
2-45 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
3-30 حکایات شیریں۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 18۔
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 36-(13-7-94) حصہ دوئم۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 بزم مشاعرہ۔ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 کمپیوٹر سب کے لئے حصہ 30۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔بیت الفضل لندن-یو-کے۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 خطبہ از حضرت صاحب۔
10-05 تلاوت-حدیث۔
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00 جرمن سروس۔

ہفتہ 25-اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان "فرسٹ ایڈ"
1-30 خطبہ از حضرت صاحب۔
2-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن-یو-ایس-اے-پروڈکشن عیسائی پادری فل آرمز کو جواب-از ایم-اے چیمہ حصہ 24۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹر سب کے لئے-حصہ 30۔
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب-"فرسٹ ایڈ"۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 ایران راہ مولا سے گفتگو-سانگھڑ۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 چلڈرنز کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 کوئز۔ کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی۔ ربوہ۔ میزبان عبدالسمیع خان
11-00 جرمن سروس۔

اتوار 26-اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ۔
2-30 چلڈرنز کلاس۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی۔ ربوہ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ڈسک-ٹیک ٹاک۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 چلڈرنز کلاس۔
10-05 تلاوت حدیث خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر-کوئز-کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی۔ ربوہ۔
11-00 خطبہ-از حضرت صاحب۔
12-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-
10-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام-حاصل پور۔
11-00 جرمن سروس۔

سوموار 27-اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔ محبت کلام الٰہی۔
1-30 درس کلام الٰہی نمبر 19-(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن-یو-کے۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام-حاصل پور۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
7-00 ....
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام حاصل پور۔
11-00 درس کلام الٰہی نمبر 19-(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل لندن-یو-کے۔
12-30 بیت بازی۔ "کلام الٰہی کی محبت"
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سپورٹس۔ بیڈ منٹن۔ ربوہ بمقابلہ سرگودہا۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر 41۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔ ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک کی ایک انتہائی اہم شخصیت سے رات کے ایک بج کر بیس منٹ پر خفیہ ملاقات کی۔ ایک دوسرے سے گلے شکووں کی بجائے نئی صورت حال میں دو ٹوک بات کی گئی۔ اس میں ججوں اور عدلیہ سے حکومت کی محاذ آرائی پر بات ہوئی۔ انتہائی اہم شخصیت اپنے پروٹوکول کو بالائے طاق رکھتے ہوئے رات ایک بجے کے بعد امریکہ میں سابق سفیر پاکستان ڈاکٹر ملیحہ لودھی کے گھر گئی جس کے بعد محترمہ بے نظیر کو اشارہ دیا گیا اور وہ اپنی رہائش گاہ سے خفیہ پولیس اور اداروں کو چکمہ دیتے ہوئے وہاں پہنچ گئیں۔ جہاں ایک گھنٹہ تک ملاقات ہوئی عدلیہ کے بحران کے نتیجے میں ملک کی اعلیٰ ترین شخصیات اپنی حکمت عملی تبدیل کرنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ خصوصاً حالیہ زیر بحث آئینی ترامیم اور صدر کا مواخذہ کئے جانے کی خبروں نے حالات میں تیزی سے تبدیلی لادی ہے۔ دونوں بڑی شخصیات نے اپنی ملاقات کو خفیہ رکھنے پر اتفاق کیا ہے ملاقات بہت سنجیدہ مگر تاثر کے اعتبار سے بہت کامیاب تھی۔ سیاسی مبصرین نے کہا ہے کہ برف بالاخر پگھل گئی متعدد سفارت کاروں اور مشترکہ دوست اہم شخصیات نے اس ملاقات میں کلیدی کردار ادا کیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گزشتہ روز آرمی چیف سے بھی ملاقات کی۔ آرمی چیف کے ایک معاون بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔

○ وزیراعظم نے صدر کو پیشکش کی ہے کہ وہ ججوں کی تعداد 15 کر سکتے ہیں۔ صدر اور وزیراعظم سے دو گھنٹے کی ملاقات میں حکومت عدلیہ تعلقات پر غور کیا گیا۔ وزیراعظم نے چیف جسٹس کے خط کے جواب میں "غیر رسمی ریفرنس" پیش کر دیا ہے۔ جس کی روشنی میں صدر لغاری جسٹس سجاد کے مستقبل کے بارے میں رائے قائم کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سندھ ہائی کورٹ میں وزیراعظم اور چیئرمین احتساب سیل کے خلاف جو درخواست دائر کی ہے اس پر عدالت عالیہ نے اپنے ریمارکس میں جو فاضل عدالت کے دفتر کے حوالے سے ملے ہیں کہا ہے کہ آئین کے تحت وزیراعظم اور چیئرمین احتساب سیل کو فریق نہیں بنایا جاسکتا۔

○ چیف جسٹس کے مخالف چھ ججوں نے صدر کو بھی چیف جسٹس کے خلاف خط لکھ دیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 20۔ مارچ کے فیصلے کے تحت چیف جسٹس کا تقرر اس فیصلے کی خلاف ورزی ہے۔

○ ملتان میں کرفیو نافذ رہا۔ دوسرے دن بھی مکمل ہڑتال ہوئی۔ دو فرقوں کے درمیان کشیدگی اور پنجاب کانسٹیبلری کی فائرنگ سے 13 سالہ خالد محمود کی ہلاکت سے صورت حال سنگین ہو گئی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ کے خلاف آئین کے آرٹیکل 209 کے تحت ریفرنس جوڈیشل کونسل کو بھیجنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ وزارت قانون نے اس سلسلے میں ایک مسودہ بھی تیار کر لیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آرٹیکل 176 کے مطابق ججوں کی تعداد کا تعین کرنا پارلیمنٹ کا کام ہے۔ چیف جسٹس صاحب کا اقدام مس کنڈکٹ ہے۔ ان کے صدر کو بھجوائے گئے خط کے جواب میں تیار کیا جانے والا ریفرنس صدر کے ذریعہ سپریم جوڈیشل کونسل کو بھجوایا جائے گا۔

○ 1990ء کے انتخابات میں چودہ کروڑ روپے کی تقسیم کے سلسلے میں ایئر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان کی درخواست کی سماعت ایک دن کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ سماعت کے دوران اٹارنی جنرل چوہدری فاروق نے عدالت سے درخواست کی کہ اس کیس کی سماعت بند کمرے میں کی جائے کیونکہ یہ حساس معاملہ ہے۔ اس پر چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا کہ اٹارنی جنرل کی اس درخواست پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایس آئی کے پولیٹیکل سیل کو فوج کنٹرول کرتی ہے یا وزیراعظم اس سوال سمیت تمام باتوں اور نکات کو زیر بحث لایا جائے گا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے ججوں کی تقرریوں کے معاملہ پر حکومت کے ساتھ مزید مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت عدلیہ کا احترام کرتی ہے تو فوری طور پر سفارشات پر عمل درآمد کرے سپریم کورٹ کے ایک اہم عہدیدار نے کہا ہے کہ چیف جسٹس کے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل سے رجوع نہیں کیا جا سکتا۔ عہدیدار کے مطابق حکومت چیف جسٹس کے بعض اخباری بیانات کو بنیاد بنا کر آئین کے آرٹیکل 209 کے تحت ایسا کر رہی ہے۔ لیکن ان کے مطابق اس بات کی ابھی تصدیق باقی ہے۔

○ حکمران جماعت مسلم لیگ کے ارکان پارلیمنٹ عدلیہ کے مسئلہ پر قانون سازی اور صدر کے مواخذہ کے معاملہ پر تقسیم ہو گئے ہیں۔ لیگی ارکان پارلیمنٹ جن میں بعض وفاقی وزراء بھی شامل ہیں اپنی قیادت پر زور دے رہے ہیں کہ وہ کسی بھی ادارے کے ساتھ محاذ آرائی سے گریز کریں۔ ایک ایم۔ این اے سے یہ بات بھی منسوب کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نواز شریف حکومتی کشتی میں سوارخ کر رہے ہیں۔ ہمیں چھلانگیں لگانے کا حق ہے ان ارکان کی تعداد 50 کے قریب بتائی جاتی ہے۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اور چیف جسٹس کے درمیان تنازعہ سے آئین کے غیر مستحکم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

○ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس اجمل میاں نے اس تاثر کو غلط قرار دیا ہے کہ ججوں کے تنازعے میں حکومت نے ججوں سے کوئی رابطہ قائم کیا ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے محمد طلحہ کا نام تبدیل کر کے محمد فراز ابن محمد امجد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ کاغذات میں بھی درستی کر لی جائے۔
محمد امجد والد-محمد فراز 12/28 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ ضلع جھنگ

خوشخبری
فیصل آباد سے ربوہ کیلئے
روزانہ سروس
ٹائم شام 5-20
عمران فلائنگ کوچ ریلوے بازار فیصل آباد
منجانب: سمیع اللہ 15/5 دار الرحمت غربی ربوہ

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیڈر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ اینڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834

فروخت و تبادلہ پلاٹس
سرگودہا شہر کے رہائشی و کمرشل پلاٹس کی فروخت جاری ہے۔ نیز متبادل راولپنڈی اسلام آباد و ربوہ کی سکنی۔ کمرشل اور زرعی زمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
سرگودہا: فخر اسٹیٹ ایجنسی۔ فخر احمد
موبائل 0341-7750609 / 212464
راولپنڈی اسلام آباد: لیڈرز- محمد احمد خان
Res: 593883 OFF: 552388
ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد- زاہد OFF: 213115

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز فون 213158

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر: فہیم احمد پم

ربوہ میں جدید معیاری سونے کے فینسی زیورات
فینسی
سندھی لونگ
گولڈ سمتھ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212868
رہائش: 212867